
1929

جلد ۱۴ نمبر ۱۷
مضامین
۱۹ مئی ۱۹۲۹ء

عید الضحیٰ

سوم آ گئی عید الضحیٰ کچھ بولے ! اس حال پہ غم
گر دو کھائی ہوئی گیری کا درِ انقلاب پایا ہو غم
تیم بن بہی تمناؤں کی بجھی ہیں وہ کی دل بیں
قصائی کی چھری کی بے پناہ ال عید قربان پہ
تمنائیں دل کی پہ اسمان سے آگ برسانی کو
گلے لے ملتے ہیں ہم کسی عداوت کی جان کو
خوشی کیسی ہے اور انہماک عیش و عشرت کیا
ہوں ہم ذبح خنجر ہلال عید قربان سے
[illegible]
جلا دیں ساتھ قصائی پنا دو کر
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

الٰہ آباد یونیورسٹی اردو ایسوسی ایشن

سید غلام عباس صاحب نے اردو ایسوسی ایشن الٰہ آباد یونیورسٹی کی مختصر سالانہ رپورٹ برائے اشاعت بھیجی ہے۔ اس رپورٹ کے ساتھ چند اچھے مضامین بھی [illegible]

[illegible]

[illegible] بعض رپورٹ کے ساتھ شائع ہوگئے اور بعض [illegible] کی بدولت [illegible] کے تحت رکھے ہیں۔

اس رپورٹ میں چار مضمون ہیں۔ پہلا مضمون [illegible] زندگی کا جواب [illegible] صاحب [illegible] کا لکھا ہوا ہے: "زندگی" کے عنوان سے [illegible] کوئی مضمون [illegible] میں لکھا تھا۔

[illegible]

[illegible]

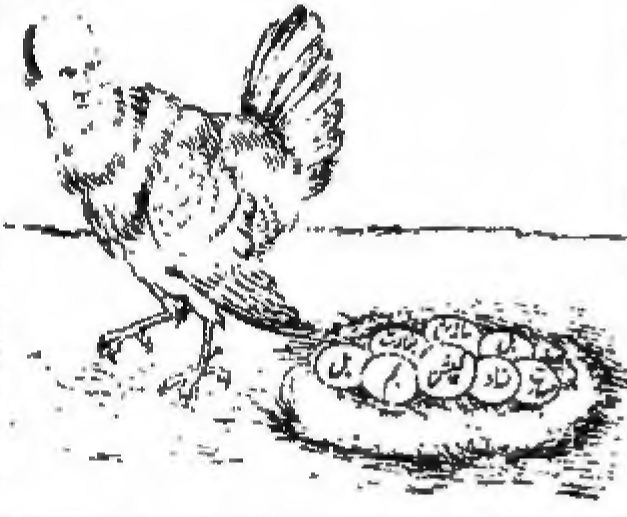
نظر آتے جاتے ہیں، سلاطین کے اعلیٰ اوصاف کا تذکرہ اخلاق کے لیے دستور العمل ہوتا ہے، اعلیٰ اوصاف پیدا انھوں کی بہ سبب عربی یا فارسی کے سینت دل پر چوٹ پڑتی ہے جنھیں نظر میں جیتے نہیں رہ دل کی بھڑاس نثر میں نکالتے ہیں جن کی طبیعت ذوقِ شاعری رکھتی ہو وہ نظم کے جھنجھٹوں سے الگ بھاگتے ہیں بس جب تک دنیا کمال محبت سے خالی ہو جائے، مرثیہ گوئی ختم نہیں ہو سکتی۔ مولوی شبلی صاحب کا یہ قول بھی درست نہیں ہے کہ مرثیے میں امام علیہ السلام سے صاحب سلامت ہوتی تھی اور مرثیہ گوئی کا مقصد نہیں تھا اسلئے مرثیہ گوئی کو زوال ہوا۔ مرثیہ گوئی پر قابل اخلاق نے انعام دیئے ہیں۔ تاریخ ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے۔

مہر منیر اعجاز صاحب کے مضمون کا دیباچہ ہے ہمیں افسوس ہے کہ جناب گوڑدی نے خود زندگی لکھ کے تضیع اوقات کے سوا کوئی فائدہ نہیں مرثیہ گوئی کو نہیں پہنچایا۔ مسٹر اعجاز نے تو بہ انصاف کے ساتھ لٹریری رنگ پر تبصرہ کیا ہے۔ مضمون طویل ہو گیا لہذا حیثیت کے سوا یہ نہیں ہو سکتا اور دو شخص کسی ذہین کا ہو جنھیں اسلیے ہم دیگر باتوں سے قطع کرتے ہیں۔ دوسرا مضمون بعنوان "غالب" قمر کریم صاحب کا لکھا ہے یہ الحمد للہ حضرت غالب کے وہ اشعار ہیں جو ہر ایک پسند کرتا ہے۔ مضمون نگار نے بسبب استعداد ذاتی اچھے نسخوں میں ان اشعار کی وہ عنایت کی ہے۔ مرحوم زندہ ہوتے تو اس دماغ کی قدر کرتے۔

تیسرا مضمون ملک الشعرائے ہند تلسی داس اور انکی شاعری پر ہے اور اسی کو چوتھا مضمون بھی سمجھئے کیونکہ حضرت کے تبصرے فہرست مضمون میں نمبر ۴ کے آخر تک تلسی داس اور ان کی ۔ لکھنے کے قابل جو ایک کا تذکرہ سب ہنسانے والا ہے۔ ہم سمجھے کہ یہ دو مضمون ہیں ایک تلسی داس کے مخصوص کلام سے متعلق ہے اور دوسرا عام شاعری ہے۔ خیر یہ بھی غلطی ہوئی۔ اس مضمون کے مصنف زائن پرشاد صاحب سکسینہ متعلم بی اے ہیں۔ انھوں نے بھی نہایت محنت سے یہ مضمون لکھا ہے مگر انھیں لازم تھا کہ اردو کیریکٹر میں بھی ہندی دوہے لکھ دیتے اب ہندی نہ جاننے والے صرف اور تبصرے سے لطف اٹھا سکتے ہیں یا ان

چند سے یہ کروں کہ انڈے گندے ہو جائیں

"اوہ اتنے انڈے اور ایک جان۔ پھر اوپر سے گرمی!"



دوہوں کے ذیل میں مضمون لکھ دیا گیا ہو۔

مجموعی حیثیت سے رپورٹ کے مضامین ضرور قابل قدر ہیں ان طلاب کی ہمت بڑھائی جانی چاہیے جنھوں نے اپنی مصروفیت کے باوجود محنت کے واسطے وقت نکالا۔ کہیں کہیں محاورات غلط استعمال ہوئے ہیں تو وہ چنداں قابل گرفت نہیں لیکن مگر اردو یعنی لکھنؤ میں بھی ایک یونیورسٹی ہو کر اردو کے خدمت سے مستغنی ہو دعوت ہے کہ کوئی طالب العلم جو اس قسم کے مضامین لکھے نظر نہ آئیگا۔

راقم۔ خاکسار ادیب الادب

شذرات جبرائیل

قودی اور آیت بازی

شاعر ابونواس کے متعلق ایک حکایت پرانی کتابوں میں لکھی ہوئی ہے اسکا ماخذ کتب کی طرف سے ہوا آخر کار ایک خوبصورت لڑکا نظر آیا۔

میاں ابونواس بھی خلاف فطرت کے عادی مجرم اور ماہر کامل تسلیم کیے جاتے تھے دیکھئے یہی حضرت نے شعر کہا۔ "تبارک اللہ" تم بھی۔

صاحبزادے کچھ بولنے سے پہلے کہ کچھ تھے پڑھنے لگے "نلیل العاملون" اچھا ہے۔ ذکر کرنے والے عمل کریں: اب آیت بازی شروع ہو گئی۔ (ہم آیات کے ترجمہ پر کفایت کرتے ہیں)

ابونواس: ہم چاہتے ہیں کہ اس کے ساتھ بیٹھیں دل کو دھارس دیں۔

طفل: نیکی تک نہیں پہنچ سکتے جب تک اپنی محبوب چیز خرچ نہ کرو۔

ابونواس: اپنے اور ہمارے درمیان ایک وعدہ گاہ مقرر کرو جس کی خلاف نہ ہم کریں اور نہ تم۔

طفل: وعدہ تمہارا زینت کے دن کا وعدہ ہے۔

میاں ابونواس نے جمعہ کا انتظار کیا اور جمعہ کے دن ثواب کمانے پہنچے۔ صاحبزادے لڑکوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ ابونواس نے وعدہ یاد دلایا اسی پر پانسہ عہدی کا کسی لڑکے کا اپنا کھیل جانے کے ساتھ چھوڑ دیا۔ دیکھو ایک گوشے میں آکے ابونواس نے کاغذ میں لپٹی ہوئی ایک اشرفی دی لڑکے نے خیال کیا کہ شاید یہ روپیہ ہے اور کہنے لگا۔

"اور ان لوگوں نے خدا کی پوری قدر نہ کی" دوآتیہ!

ابونواس: وعدہ دو گانے ہم کہ رنگ دیکھو اور دیکھنے والوں کو بھلا لگتا ہے۔ لڑکا سمجھ گیا کہ روپیہ نہیں اشرفی ہے۔ ابونواس نے پھر آیت پڑھی

"ہم لوگ جب کو دیکھ کے چھینکے اور کروٹیں بدلنے لگے اور کیا کہیں بیوی کو دیکھتے ہیں۔ دو لڑکے نے آکر اس کے جواب میں آیت پڑھی: "اس میں ہمارا ہو خدا کا نام لے گا" یہ وہ اس اپنے کام میں مشغول ہوا مگر صاحبزادے کو جواب دیا ہو اور انھوں نے فرمایا: "بادشاہوں کا دستور ہے کہ جب گاؤں میں داخل ہوتے ہیں تو خراب کر دیتے ہیں"

اتفاقاً اسی گوشے کے قریب ایک بڑے میاں بھی بیٹھے ان دونوں کی آیت بازی سن رہے تھے آپ جانتے ہیں شیخ صاحب مشہور ہے ایک آیت انھیں بھی بروقت یاد آگئی: "کما و اللہ نصیر دل کو کھلاؤ" آیت کا جواب ابو نواس نے تو نہیں دیا۔ مگر یہی ایک پھر بھی نوجوان کو اور کہنے لگا: "خدا کسی پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا"

آپ کہیں گے کہ حکایت فحش ہے۔ نہیں جناب فحش نہیں ہے۔ ایسی بہت سی حکایتیں عبرت کے بیان کے طور پر کتابوں میں لکھی گئی ہیں۔ اس ہیچ مدان تصنیف سے اس کا مقصد اس جانب محض اشارہ کرنا ہے کہ ایک فاسق فاجر کس طرح اپنے فسق کو چھپا کر قرآنی آیات سے آراستہ کر کے مقدس بنا رہا ہے۔

"نوری" لاہور کے سرورق پر جب ہم نے ایک مشہور قرآنی آیت دیکھی تو ہمیں یہ حکایت یاد آگئی۔ یہ پرچہ چند مخصوص اشخاص کی عداوت میں نکالا گیا ہے جو سب مسلمان اور ایک ہی قبلہ کی طرف سجدہ کرنے والے ہیں۔

"نوری" باصطلاح اہل پنجاب آج کل انہی لوگوں کو کہتے ہیں جو نہرو رپورٹ کے مخالف ہیں اس پرچے کا نام تو ہے "نوری" مگر وہ خود ہے "نوریوں" کا مخالف۔

نوری کی بنیاد انقلاب لاہور اور سیاست لاہور کی مخالفت پر مبنی ہے۔ یہ دونوں مشہور پرچے مسلمانوں کے اجتہاد سے نکلتے ہیں۔ زمیندار سے انقلاب والوں سے آج کل خوب چل رہی ہے بظاہر "نوری" زمیندار کا حامی ہے۔ نوری اور زمیندار بھی مسلمانوں کے اجتہاد سے نکلتے ہیں۔ بھلا مسلمانوں میں ہوتا چلے اور قرآنی آیات کی آڑ نہ مخالفت ہو کب ممکن ہے۔

ہمیں اس کا علم نہیں کہ ان سب لوگوں میں ابوجہل کون ہے اور طفیل ابن شریح کون، مگر اس قدر کہ دونوں کی غرض ہے تضحیک۔ نوری اس شان سے آیات کی آڑ میں چھپا اور یہ غزل گا رہا ہے

حق کی آنکھ کے نیچے پردے ہلاک!
نیل اہل کے پیچھے شرک کا بچاؤ!

کئی اہل تو شیخ بھی ان کے ساتھ ہیں اور کھلی کھلا واعتصموا بالشی القصیر کی تلاوت میں مشغول نہرو رپورٹ کی مخالفت اور تائید تمام جماعت کی گرم اسلامی شان و قول پنجاب کے مسلمان بچے ظاہر کرتے ہیں اور کسی ہوا بھی دوسروں کو نہیں لگی ہمیں وہ زمیندار پرستی سے غصہ ہے نہ سیاست پارٹی سے تعلق رہا لیکن ابو نواسی تقدس پسند نہیں۔

یہ پرچہ لاہور سے شائع ہوتا ہے علاوہ سالانہ قیمت کے شریک ابن القدس ہو جائیے۔

جنت کی طرف بازگشت

ابی مولانا جی۔ آپ تو حافظ قرآن ہیں آپ سے کون سی بات پوشیدہ ہے۔ آدم کا افسانہ تو لوح حافظ پر محفوظ ہوگا۔ یعنی حضرت سیدنا آدم کی رہائی جگہ (فردوس میں) تین چیزوں میں پھنسے ہوئے تھے اہل علم سے بروئے زمین تشریف لائے ایک تو زہٹ۔ دوسرے شیطان کا مکر۔ تیسرے دانۂ گندم۔ تو زہٹ کا استعمال عنقریب ہونے والا ہے یعنی کہ تو آئی ز دا نئی دال ہو، نہ ہونے کی جانب۔ خدا سلامت رکھے ڈاکٹروں کو انھوں نے مونث کو مذکر بنانے کی تدبیر معلوم کر لی ہے۔ مونث مذکر کی جگہ ذکر مذکور رکھ دیتے ہیں چند روز میں خانم صاحبہ خاں اور لیڈی صاحبہ لیڈا ہو جاتی ہیں دیکھ لیجیے گا چند روز میں گھوم گھما کے بیچ کیوں مرزا؟ دوسرے نہیں ہونے کی۔ لیجیے جب تا نہیں زہٹ کہاں۔ شیطان کی ساری شرارت شیطنت کا آلہ کار تھیں یہی تو ہے تو اس کی تاریخ قصہ رہ گئی میاں شیطان کی مکاری تو چند روز کی گزشت ہوا وجود پوشیدہ ہونے لگے تمام دنیا میں تو بہ موت۔ آج کل میاں کا نشانات میں کہ رہتا ہے "لمن الملک الیوم" بولتا مگر جب نسل ہی سرے سے ختم ہو جائے گی تو اٹھیے۔ بچے کہاں رہیں گے اور اٹھے بچے رہے تو بہر حال کی ضرورت کسے ہوگی اور دولت کی طرف سے بے پروائی اولاد کے لیے میراث چھوڑنے کی حاجت نہ رہی تو پھر جنگ و جدل کی آگ کیوں بھڑکنے لگی۔

غرض میاں شیطان کا طلسم انشاء اللہ ٹوٹ کے رہے گا۔ اب رہ گئے "دانۂ گندم" صاحب آج کل یہ حال ہے کہ قحط و خشک سالی کی بدولت بہر سو غائب ہو جانے کی دھمکی دیتے ہیں۔ حکمائے یورپ مصنوعی غذا کی ایجاد میں مصروف ہیں کوئی کہتے ہیں آج کل کوئی گھاس کھانے کی فکر میں ہے کوئی خاک کی ٹکیاں کھا رہا ہے۔ رزاق مطلق کی شان بھی کم از کم ہمیشہ کے واسطے میں باقی رہ جائے خاک ہی سے جو ابھی خاک ہی بچا ہے کہ عمر بسر کر لی جائے۔ خاک کا قحط ہو نہیں سکتا۔

اب سوال یہ ہے کہ جب آدم کے یہ تینوں دشمن جلد سے جلد زیر کریں۔ ہم انگلستان اب الصورت میں اپنے مسکن قدیم کی واپسی کا استغاثہ دائر کر دیں اور کہیں کہ ہم تو اب دانا و بینا ہو گئے گھر سے نکالا ہے ہم گیہوں کا ہم نہیں کھاتے عورت کوئی ہم میں ہے نہیں۔ شیطان کا قابو اور دعویٰ ہم پر چلتا نہیں۔

جلا دے اب ہمیں جنت کے وسیع باغ میں اور دھرو دے ہمارے واپس شکوہ و شکایت کا دیا

تمھی ملک یہ دم در دوزخ ہیں جام ہو
آدم اور دو دن و مہر خواب ہو

راقم: "فلاسفر"

مولانا شیخ کا پوسٹ بیگ
بیکار ہو گیا

ابی مولانا سنا آپ نے! روس کا عالی شان ترکستانی گزرا ترکستانی وطن سے ہو کر گزر کر ترکستان سے مسلمان ہو گیا۔

سب معلوم نہیں کہ نمبر ۳ شمیری ... ننگی کرنے اور اپنی
دلوں سے گالیاں کھوانے کے لیے آگر رسی ہو اچھوت
برہمن ... ترانسکی مذہب سکھ ہو شیخ
ترانسکی ہو گئے۔ اگر وہ درحقیقت سکھ ہو گئے ہیں
تو انھوں نے ... خواہ ... سے اپنی دنیا کا ...
اور ... ہم دنیا ... دیکھ ... کے عالم ...
مذہب اور ... ضرورت، اختیار کرتے ہیں فیصلہ وقت
خیال کر لیجیے۔ کیوں جناب ترانسکی اسلام میں کوئی
خوبی تمھیں نظر آئی تو یوں ہی سیاسی شاکھ ہو کے
سکھ ہو گئے! آج دنیا میں تفرقہ اندوزی تفرقہ
زدہ مسلمانوں ہی ہیں۔ تجارت، زراعت، صنعت، حرفت
میں خسارہ ہو تو مسلمانوں کو۔ اپنی ملک اور اپنا ملک
دوسروں کے حوالہ کرنا اور خود غلامی کرنے کا فرض ہو
تو انھیں۔ اپا بیچ ہیں تو یہ۔ بھیک منگے ہیں تو یہ۔
دشمن ترانسکی ... سازی کی بیماری ہے تو انھیں
ہے جتنے سکھ ہو جاتے ہیں بھی ہیں تو ...
کی سنی کہ مسلمان ہونے کے بعد تم سے بڑا کوئی لیڈر
نظر نہ آئیگا۔ لیڈر بننے کے بعد پیٹ پالنے کی تدبیر
کھلی ہوئی اور کارآمد ہوئی تو پھر چندہ بازی ہے
چندہ بازی کا ظاہری اور یقینی مجرب نتیجہ ہو تو ولایت
کی سیر زندہ اور مردہ ننگی تصویروں کی زیارت
جہاں تک تمھاری تصویر دیکھنے سے ہماری قیافہ
شناسی کریگا وہ تو یہی ہے کہ تم ہو ابھی جوان
خدا نخواستہ مردہ دل یا ارادے کے ڈھیلے ڈھالے
پنچلے نہیں ہو۔ ایک چھوڑ چار لیں بیاہ کر وگے
پڑوں میں دو چار بچے نکالوگے اور اس اسلامی
آبادی کا تمام خرچ اسلام آباد کے سر عائد ہوگا جو برابر
کے ایک اسیر ... کی آزادی پر اولیٹ کے
سنی سے شیعی ہو گئے۔ کمال صاحب تھے تو مسلمانوں کو
کبھی سیادت کا خیال نہ تھا۔ لہٰذا تشیع عشق
کے ساتھ ہی۔ سیادت رضوی کا دعویٰ بھی کر بیٹھے
ان کے تشیع سے بعضے کوئی تاریخی ... کو
نہیں ہے کہ ... کی سیادت ... کوئی ... سید یوں ہی
... کی ... سید ... لیتے ہیں
... کسی مطالبہ ... دیتے ہیں۔ ... ہے

جشنیوں کی ہی ہیں مگر آشنائیاں ہی ہیں جوانیاں ہی ہیں
ذہنیاں ہی ہیں۔ رنڈیاں بھی ہیں ... اور بچے
اطفال بھی ہیں اور ہمیشہ سے ریاست کی آمدنی
ہی عضو فریب پر تصدق کی جاتی ہے ہیں قوم سے
اپنی شخصیت کی اپیل نہیں کرتے مگر تم ہو کر بتے کھولے
ہوئے سکھ تمھاری عزیز داریوں کا کچھ غریب قوم
خلش قوم اور اب زندہ قوم تفرقہ پسند قوم جاہل قوم
نابود پرست قوم کے سوا کس کا فرض پڑی ہے جو
تمھارا سنگھ۔

بے کار کی سوز خوانی کرتا ہے سوائے آگ کی ضرورت
نہیں وہ سرکار شدہ والا کے کان کی ... اور ... تنگ
گھوم کر رہتا ہے جب تک وہ ختم نہ ہو دور کا خاتمہ
اپنے اختیار میں ہو ختم ہو کر جب بھی بات ہیں ہے
... ولیس ...

مفلس اور سود و ادھر کی کس اور تیل ... ہے
... لگائی ہے ... ہیں لگانے کی چیزیں ... ایک
منہ کالا اور دوسرے ... اور ... کی ...
تیسری چیز ہے کسی ... کا دینے کی کوشش مقصود ہے
گروہ نا شبین ... اور ... دی کر رہا ہے
مگر دوسرے نا شبینوں کو اس کی بدولت دو لطف
حاصل ہو جانے چاہئیں ہوس کے جلوس خود بنا سکا۔
مگر وہ اصولی سیاسی ... ہے۔ سکھ ہونے کے بعد
غالباً تم بھی اون ... لاؤ اور دو چار ... کر میں
رکھ کے بچا لوگے۔ کل سیاسی ... کل ... چالاک
دیکھا اور بیج زور لگانے بیٹھ گئے۔ جہاں اسلامی
کشتی اب بیچ نہ بلنے کی ... کہیں پار ہو چکی ہے
عربی اخباری کا غذ ... گھاس کھا گئے ہیں اس
افواہی خبریں ... بجاتے ہیں کہ تم سکھ ہو گئے
... سکھ ... کی۔ ... مشہور ہے تمھارے نام
کی ابتدا ہی بھی ... سے ... چلا ...
جلن ہیں ... بچے!

راقم

... ریاست ... سید
... گیند ... مہر
... - ... ۔

تین ہفتے کی مسلسل غیر حاضری

اور احباب کا اضطراب

(اقتباس از خطوط)

نمبر (۱) واہ کیا فراغت ہے۔ خوب اچھا لفظ سے
اندھیرا۔ دوسروں کی بے ایمانی کی رو۔ اور اپنا
حال یہ کہ قیمت اور ... ہی اور بیٹھے ہو سکر
... اگر اور ... صاحب ... ہیں۔

نمبر (۲) افسوس صد افسوس آپ ہر ابر
عذرات ... کرتے ہیں اور انتظام درست
نہیں کرتے۔ انھیں اعمال کی وجہ سے
اخبار نویس بدنام ہیں۔

نمبر (۳) یار ... چندہ پولیس کا آدمی تو
خریداروں کو لکھا آسان نہیں۔ ... روپیہ
(سالانہ قیمت) تو آپ نے ... فرمائے مگر
جو دو کے چار نہ لگوا ... تو پھر ہم ... ہیں
کا ہے کے۔

نمبر (۴) تین ورق کا پرچہ ... کا لاپانچ روپیہ
سالانہ قیمت آگئی یہ سب کچھ ... منظور کیا لیکن
پرچہ تو ملتا۔ کیوں حضرت کسی ... کے
کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے کیا اوس کے
سر ... ہوتے ہیں۔

نمبر (۵) ایسی بھی کیا بے ایمانی ہائے کربت ... ہم
آپ صاحب ... پرچہ بھیجے ... کیا۔

نمبر (۶) اجی ہمارا ... آپ ... پرچہ بھیجیے۔
پرچہ کی ... ہے جب ... انتظام کو۔ اب
زحمت ... ہر ہفتے ایک ... کا ...
ہوتا ہے۔ پانچ روپے کی کوئی ... نہیں (اقم
... کا مقصد قریب ہیں) ....

... بیماری کے طفیل ... بھی اور قرض
... ہیں گویا کائنات ... کے اختیار میں ہو
... وجود ... انسان ...
... حضرت ... بھی ...
... ہے ... آزمائش ... !



من و تو ہر دو خواجہ تاشانیم

سر ہور ۔ تاج حماقت پہ رہا بس ہمت + یہ تاج! میں اچھا را!

سر لزلی ۔ دست تہی حاصل دنیا بس ہمت + بیکار! میں بھی اچھا را!



مولانا پیچ کی نوٹ بک

"اندیشۂ تازہ"

ہر کس بفکر خویش و ہم بفکر خواش

آپ چاہے فکر کی کیسے داغ بنا ہو۔ سوچنا چاہئے فکر سے نجات نہیں۔ فکر بقدر علم و عقل ہوتی ہے ایک ایسی فکر کے دوسرے بھی ان باتوں کا علم کسی طرح [illegible] کر سکیں ہر ایک کو ان پیچ ہے پیچ کو نہیں جاتی ہے تا سکی شی کہاں جاتی ہے دوسرے کے پیٹ میں چلتا کرنا ہے۔ ۳ سال بغیر تحویل کے کس طرح تھا چاہے۔ ہیلتھ ٹیک ۱۱ نامہ نگار بیگم نیجاب سے بذریعہ تحریر مستفسر ہیں حضرت یہ [illegible] کس طرح کا سر پر دوا کے جس میں وہ کے اپنا [illegible] ظاہر نہ ہونے دیں کہ جب مسٹر بابر کو عمل سے ہوش ہے اور انھوں نے ایک عورت سے شادی کی تو وہ بے ہوش کے ہاتھوں سے بی بی کس طرح سنبھلی سالہا سال تک عدم خوابی کی حالت میں بی بی کیا کرتی رہیں اور بچہ کہاں سے پیدا ہوا۔

معنی واقعی قابل ذکر ہے مگر نامہ نگار بیگم شاید اس سے واقف نہیں کہ کوئی انسانی دنیا کے تمام جانوروں کا تھوڑا تھوڑا جزو شامل ہے جو یہ جانور کا عنصر نہیں کیا عجب ہے کہ ان حضرت کا [illegible] الکوہل اور حشرات الارض سے مل گیا ہو اور نانہالی یا ددھیالی افراد خاندان میں "بی کسواری" بھی شامل ہوں [illegible] کسواری بعض کے پر سیاہ رنگ ایک ہوا کیڑا ہو کر بال سے ایک صورت [illegible] مینی ہے شاید جس کی کرخالی [illegible] اور گھونسلا بنانا ہوتی ہے اپنا کام سے نہایت [illegible] دستی لاتی اور دیوار پر اپنے واسطے ایک گھر بناتی ہے پھر اس گھر کے خانے میں [illegible] سے نکال کر لاکے رکھتی اور اس خانہ کا منہ بند کر دیتی ہے۔ کیڑا زندہ درگور ہو جاتا ہے اور بھاری [illegible] کی تجاویز کی ایسی زبان میں وہ بیکار [illegible] شروع کر دیتی ہے۔ تصور صادق کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ چند روز کے بعد مہینہ کی تو ڈ کے ایک ادو کسواری نکل آتی ہیں۔ اس فن کی تقابل [illegible]

بہت ممکن ہے کہ مسٹر بابر کو اپنی بی بی کے فکر اور ہوس کے تماشہ پورا عمل کیا ہو۔

غیر حاضری کے عذر دار وجوہ

"کیا ایڈیٹر صاحب مضمون کا بستہ لیجئے؟"

"جی ہاں ہاں لائیے۔ مگر وہ تو کچھار میں پڑے سلار [illegible]"

"آج نہیں آئے۔ دوسرے شخص کی تاک میں جاتا ہوں"

ایڈیٹر صاحب یوں غائب ہو سکتے ہیں جیسے پروفیسر [illegible] کے اشعار سے اکثر معانی نفرد ہو جاتے ہیں۔

"ارے بھئی نمبر تو لا۔ ایڈیٹر صاحب کہاں ہیں؟"

"کیا ایڈیٹر گھر پر گزر رہے ہیں۔ وہ دوسرے کاتب کے یہاں مضمون دے آنے ہیں کاپی شروع کیجئے"

"اچھا بھائی کاپی کی خبر لو تیار ہو گئی نہیں؟"

"جی کسی دوسرے آدمی کو بھیجئے میرا ڈیوٹی کا وقت [illegible]"

دوسرے صاحب گئے تو مسودہ واپس لائے اور فرمانے لگے "جناب یہ مسودہ حاضر ہے کاتب گھر سے نکلے تو گر پڑے پاؤں تک دار کا چھلا بج ہوسے ہو پھر میں چھپے گنتے بند ہے تھے۔ بات منہ سے نکل گئے شنفتی عن الغم کہ گر پڑی تھی۔ لاحول ولا قوۃ۔ بھئی ان پر تو بخار چڑھ گیا تھا کہ ہچکی صحتک دواٹی"

"جی ہاں منو منو صاحب بھی ایک ہفتہ کے بعد ہیجد نیبس کر گئے" غالباً سامان ایڈیٹر پر تحریر ہے؟ بخار صاحب بچے نہیں کی شاید مصلحت ہی ہو کہ گھر میں ایک تیار دار موجود رہنا چاہیے۔

دو مہینے سے یہ دائمی کیفیت مسلسل جاری ہے ہر ہفتہ اور پرچہ گیا بالکل سہارا سی بیاری سے ایک ہے کاتب کار سر گرم۔ کار رفتہ مطلب ہے گراں کی ہمیں ہی مندرجہ کہ سالانہ نمبروں میں کمی نہ ہونے دینگے چاہتے ہیں ہفتہ کے پرچے ایک ساتھ نکالنے پڑیں۔ آئندہ انتخاب بہت آفرینندہ آزار۔ چند مسطور ہیں ہوئے گر پھر ایسا بھی نہ ہو تھا اتھا۔ فقط

نیاز مند ایڈیٹر

جاتے دعوے کا ثبوت مجرم کہیں بھیں ذریعا

دنیا بے ادبیات بدل جاتی ہے اس انقلاب کے پھیر میں عدم کی جھپٹ چلنے تھے ہیں۔ اور دہ [illegible] کہ عشق حرم انقلاب کا سایہ بڑھتا ہے۔ کیا عشق کی عقل بھی تو کہ جب تجربے سال دماغ کے گنبد میں ہو تو [illegible] گونجتے رہتے سب پاؤں کے تلے میں ہو [illegible] نکالی تھی۔ چنانچہ آج تک [illegible] متعلق یہ تھا کہ مدعی ثبوت دعوی کا زیر بار اور دہ مدعا علیہ مدعی بطلان کا ذمہ دار ہو۔ مگر قریب حال میں اہل فرضہ سرکاری جو انوٹ کتے ہیں ہمسو بھائی ہم تھا سے غلاف ثبوت جرم میں عاجز رہے اگے آپ کے جرم کا ثبوت فراہم کر دو تو ہم انعام میں تمہیں ہتھکڑیاں بیڑیوں کا خوبصورت زیور پہنا دیں گے۔

سنتے ہیں کہ جگت سنگھ مشہور اسے منہ حیلے کے سپرنٹنڈنٹ نے ایک تحریر کی نقل کرائی جا چکی تھی تا کہ شناخت کر کی جائے۔ ملزم نے انکار کیا اور بہکا انکار درست ہو۔

اگر یہ خبر صحیح ہے تو ہم حکومت کو تہنیت حسن نظام دیتے ہیں کہ اس نے واقعی ایسے عہدہ افسر مقرر کیے ہیں [illegible] سالی کے ساتھ مجرم یا ملزم ہی سے بغیر کسی تلک بیڑی اور کٹ کے اپنے دعوے کا ثبوت پوچھ پاچھ کے درست کر لیتے ہیں۔

متن و حاشیہ

ماتن: [illegible] چند اخبارات فضیلت صاحب کی [illegible] نسخہ میں [illegible]

شارح: [illegible] علیہ [illegible]

ماتن: ہندوستانی اخباروں میں سے نیصدی مخصوصا اور فیصدی بے جا ہیں۔

شارح: غلط اور بالکل غلط جیسی ملک یا انگریزی کاس مدیر المعارف صاحب علم فہم کران ہر طرح [illegible] حالت میں نہیں ہو سکتی۔ ان کی وہ [illegible] کی ہر حق۔ تماشا ہوں کی آمدنی جانے اور تکرش کی کرتے روشنی کے غمو اوری کا رجسٹر [illegible] دیکھو تو معلوم ہو جائیگا کہ نصف فیصدی پہلے کہ تھا وہ کیا۔ تمہاری عینک سرخ نے اقص [illegible] ذہنی طرف سے دیکھتی ہے۔ ایک میم صاحب کو شاہد [illegible] ملازم رکھا۔ والے صاحب کے [illegible] بیٹی کی ادا کی گئے بوکی دی۔ میم صاحب نے کہا

"دل بہلانے کو دیکھا کرتا۔" ایسے کئی کتابیں [illegible] میں [illegible] طرف لگا رکھی ہیں [illegible] کرتے۔ [illegible] صاحب آئے [illegible] دکھانے کے بعد بولیں: لڑکے بہت [illegible] ہیں۔

انجینیئر صاحب نے کان پکڑ کے [illegible] کہا۔ [illegible] ایک [illegible] طرف [illegible] شاگرد ہو؟ ڈاکٹر [illegible] عمدہ تقویت اس [illegible] سبق میں اور [illegible] طرف دیکھیں دائیں طرف نہ دیکھیں۔ [illegible] وہ فیصدی غلطی کا جواب [illegible] عام جہالت کا [illegible] یہ جواب [illegible] آدمیوں کا گزارہ نہیں [illegible] قسمت میں لکھی ہے تو علم و ہنر کا [illegible] کیوں کتاب کے مطالعہ میں [illegible] کی تعداد بڑھاؤ۔ فافہم وتدبر۔

ماتن: ہندوستانی [illegible] خوب چلتی ہے مگر ہاتھ پاؤں بیکار رہیں اور دماغ [illegible] ہو گیا ہے [illegible] بلندی کو [illegible] انقلاب خیالات میں پیدا نہیں ہوا [illegible] ایشیائی قوم [illegible] نہیں۔ وہ [illegible] پیدا [illegible]

شارح: دیکھئے [illegible] ابھی وقت [illegible] صاحب [illegible] تمام [illegible] نہیں ہو سکتیں۔ اب زمانہ [illegible] ہاتھ پاؤں [illegible] کے قابل ہونگے [illegible] چھوڑ کر اپنا [illegible] ہوگا [illegible] وضع قطع تراش خراش [illegible] یورپ کی [illegible] نہیں [illegible] کیا؟ [illegible] ہندوستانی [illegible]

بلند تخیل ہیں۔ کبھی ہزاروں کی گنتی [illegible] کی ترجمانی [illegible]

ماتن: [illegible] پیوند [illegible] کرو۔ [illegible] کشتیاں بنا کر [illegible] پیدا کرو۔

شارح: کاغذ کی کشتی میں [illegible] بیٹھنے کا شوق [illegible] ہوگا [illegible] لگے [illegible] دکھا [illegible] دریا میں نام [illegible] گی۔

ماتن: سیاست مدن [illegible] اصلی [illegible] کوشش کرو۔

شارح: ایسا ہو سکتا ہے؟

ماتن: مزدوروں اور کسانوں میں اتحاد پیدا کرو۔

شارح: بہت اچھا بہت خاص۔ اس تاریخ کو خواب [illegible] ہوتا ہے۔

ماتن: اخباری کاغذوں کا مطالعہ کرتے رہو۔

شارح: یہی اخباری کاغذ [illegible] پڑھ کے [illegible]؟

ماتن: ہاتھ [illegible] کے [illegible] جمع کرو۔

شارح: بے شک [illegible] بڑی [illegible] بات ہو [illegible] بے نیاز [illegible]

ہفتہ وار وطن لاہور

حب الوطن من الایمان

ملک کا نہایت ہی قدیم اور معروف ہفتہ وار [illegible]

وطن۔ [illegible]

وطن۔ نہایت ہی مفید [illegible]

وطن۔ سوانحات کے [illegible]

وطن۔ [illegible] کے اعتبار سے قابل دید ہے۔

اے ملت اسلامیہ کے [illegible] فرزندو!

اے دین حق کے [illegible]!!

اے علم و [illegible] اسلام!!!

اے حریت قرآن کے [illegible]!!!

وطن کا [illegible] وطن کو [illegible] وطن [illegible]

وطن آخر وطن ہے

قیمت [illegible]

منیجر اخبار وطن لاہور

[illegible]

[illegible]

منیجر الفضل قادیان [illegible]

رسالہ [illegible]

[illegible]

منیجر [illegible] لاہور

نادر کتب

[illegible]

تاریخ احمدی [illegible]

[illegible]

منیجر [illegible]

شرطیہ علاج! شرطیہ علاج!! شرطیہ علاج!!!

سفید داغ کی جنگلی بوٹی ... دام پانچ روپیہ ...

دمہ کھانسی کی اکسیر دوا ... دام پانچ روپیہ ...

سفید بال جڑ سے کالا

... دام تین روپیہ ... کالا اسلوب ...

کالا سے گورا ... دام پانچ روپیہ

خونی بواسیر ... دام ... پانچ روپیہ ...

بجلی کی گولی ... دام پانچ روپیہ ...

طاقت کی دوا ... دام پانچ روپیہ ...

پتہ: جڑی بوٹی میڈیکل ہال ... دربھنگہ

اگر آپ اپنے بزرگوں سے دریافت کریں گے



... سکھ سنچارک کمپنی متھرا ... کی شکایت ہوتی ہے۔

بچوں کی حفاظت کا سب سے عمدہ ذریعہ

... سکھ سنچارک کمپنی متھرا ... بال سدھا ...

آپ کا مقدر ...

... ویدشاستری ...

داد کو جڑ سے فائدہ کرنے والی بے نظیر دوائی

داد گج کیسری ... دام ...

ملنے کا پتہ: سکھ سنچارک کمپنی متھرا یو۔پی

علامہ اودھ پنچ ۱۹۲۸-۲۹ء

... قیمت ... مینیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ماء منوال الخضاب یا جوہر شباب

[illegible]

روح حیات

نامردی کمزوری سستی عصاب کا حکمی علاج

[illegible]

پیشینگوئی ظہور امام مہدی آخرزمان و نزول عیسیٰ علیہ السلام

[illegible]

گنجینہ عملیات

[illegible]

کوک شاستر

[illegible]